



## سوال

(208) جو شخص طلوع فجر کے بعد کھائے پیئے اس کا روزہ نہیں

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے سو مار کے دن نفلی روزہ کی نیت کی لیکن اذان فجر کے بعد میں نے پی لیا تو کیا یہ روزے مجھے مکمل کرنا چاہیے؟ کیا اس کا ثواب ملے گا یا نہیں؟ جو شخص نفلی روزے میں اذان فجر کے بعد کھاپی لے تو کیا اسے یہ روزہ مکمل کرنا چاہیے؟ رہنمائی فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

روزے دار کے لیے ضروری ہے کہ جب اس کا روزہ فرض ہو تو وہ اس وقت کھانے پینے اور دیگر تمام ایسی اشیاء سے رک جائے جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جب اسے یقین ہو جائے کہ فجر طلوع ہو گئی ہے یا وہ کسی ایسے موذن کی اذان سن لے جس کی عادت یہ ہے کہ طلوع فجر کے بعد اذان دیتا ہے یا اذان دینے کے لیے ایسے کیلنڈر کو سامنے رکھتا ہے جس میں طلوع فجر کے اوقات بے حد احتیاط کے ساتھ درج کئے گئے ہوں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَبَيِّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ... ۱۸۷... سورة البقرة

”اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے واضح ہو جائے۔“

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

(ان بلا لالمؤذن بلیل، فکوا و اشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم) (صحیح البخاری الاذان باب اذان الاعمی اذا لیل: 617)

”بلال رات کو اذان دیتا ہے تم کھاؤ پیو حتیٰ کہ ابن ام مکتوم اذان دے۔“

ابن ام مکتوم ایک نابینا آدمی تھے وہ اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک ان سے یہ نہ کہا جاتا کہ صبح ہو گئی ہے، صبح ہو گئی ہے۔

اگر طلوع فجر کے بعد اس نے کچھ کھاپی لیا یا کوئی مضطر چیز استعمال کر لی تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا، اسی طرح نفلی روزہ رکھنے والے نے بھی اگر طلوع فجر کے بعد کچھ کھاپی لیا یا کوئی مضطر چیز استعمال کر لی تو اس کا روزہ بھی نہیں ہوگا ہاں البتہ فرض اور نفل روزے میں اس اعتبار سے ضرور فرق ہے کہ نفلی روزہ کی نیت دن کو بھی کی جاسکتی ہے بشرطیکہ طلوع فجر



کے بعد سے روزہ کی نیت کرنے تک کچھ کھایا پینا نہ ہو اور نہ کسی اور ایسی چیز کو استعمال کیا ہو جس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور آپ نے فرمایا:

(بل عندکم شیء؟ فقلنا: لا، قال: فانی اذن صائم ثم اتانا لوما اخرقلنا: یا رسول اللہ! اہدی لنا جس فقال: ارینہ فقلنا صحت صائما فاکل) (صحیح مسلم الصیام باب جواز صوم النافلۃ بنیۃ من النہار الخ: ح: 1154)

”کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے؟“ ہم نے عرض کیا، نہیں! تو آپ نے فرمایا ”پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں“ ایک دن آپ پھر تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس حلویے کا تحفہ آیا ہے تو آپ نے فرمایا مجھے بھی دکھاؤ (آپ نے فرمایا) میں نے تو روزہ رکھا ہوا تھا۔ پھر آپ نے کھالیا۔“ نیت کے بارے میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے:

(انما الاعمال بالنیات وانما لکل امری ما نوي) (صحیح البخاری بدء الوجی باب کیف کان بدء الوجی الخ: ح: 1 و صحیح مسلم الامارۃ باب قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیۃ الخ: ح: 1907)

”تمام اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے صرف وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرے۔“

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الصیام: ج 2 صفحہ 175

محدث فتویٰ